© rasailojaraid.com

مسجد میں اذان کا حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین، مفتیانِ شرحِ متین اس مسئلہ میں کہ مسجد میں اذان دینا جائز ہے یا نہیں؟ ــــ تحقیق طلب بات یہ ہے کہ:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مسجد میں اذان کہی گئی یا نہیں؟

۲۔ یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں مسجد میں اذان کہی گئی یا نہیں؟ ــــ مسجد میں اذان ثابت ہے یا نہیں؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں، جزاکم اللہ!

(حکیم محمد اکرم مقام جھولانہ تحصیل بھالیہ ضلع گجرات)

الجواب بعون الوھاب:

اذان سے مقصود چونکہ لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا ہے، لہٰذا یہ ایسے مقام پر ہونی چاہیے، جہاں یہ مقصد حاصل ہوسکے۔

سنن ابی داؤد میں "باب الاذان مافوق المنارة" کے تحت روایت ہے:

"عن امرأة من بني النجّار قالت كان بيتي من اطول بيت حول المسجد وكان بلال يؤذّن عليه الفجر فيأتي بسحر فيجلس على البيت ينظر الى الفجر ــــ الحديث!"

"یعنی "بنی نجار کی ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ مسجدِ نبوی کے قریب سب سے اونچا مکان ہمارا تھا، حضرت بلال رضؓ فجر کی اذان اس پر کہا کرتے تھے ــــ سحری کے وقت مکان پر آکر بیٹھ جاتے اور طلوعِ فجر کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انتظار فرماتے۔"

صحیح مسلم میں حضرت بلال رضؓ اور حضرت ابن ام مکتوم رضؓ کی صبح کی اذانوں کا وقفہ بایں الفاظ بیان ہوا ہے:

"ولم یکن بینھما الا ان ینزل ھذا ویرقی ھذا۔"

کہ "ان دونوں کے درمیان اس قدر وقفہ ہوتا تھا کہ ایک صاحب اُترتے اور دوسرے (مکان پر) چڑھ جاتے۔"

"نسائی اور طحاوی کی روایت میں "یرقی" کے بجائے "یصعد" کا لفظ ہے۔

علاوہ ازیں یہ الفاظ بھی ہیں:

"انہ لم یکن بین اذان بلال وابن ام مکتوم الا ان یرقی ھذا وینزل ھذا وکانا یؤذنان فی بیت مرتفع۔"

کہ "حضرت بلالؓ اور حضرت ابن ام مکتوم (رضی اللہ عنہما) کی اذان کے درمیان بس اسی قدر وقفہ ہوتا تھا کہ ایک صاحب چڑھتے تو دوسرے صاحب اُتر آتے۔ اور دونوں حضرات بلند مکان میں اذان دیا کرتے تھے۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اذان ایسے بلند مقام پر ہونی چاہیے، جہاں سے لوگ سن سکیں، مخصوص جگہ کی کوئی قید نہیں!

نیز تلخیص الجبیر طبع انصاری ص۷۶ پر ہے:

"ان ابن عمر کان یؤذن علی البعیر وینزل فیقیم۔"

یعنی "حضرت عبداللہ بن عمرؓ اونٹ پر اذان دیتے اور نیچے اُتر کر اقامت کہتے۔"

صاحب الروض المربع اذان کے آداب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وان یکون قائما علی علو کالمنارۃ لانہ ابلغ فی الاعلام۔"

یعنی "مؤذن، منارہ جیسی بلند جگہ پر کھڑا ہو کر اذان کہے، اس لیے کہ یہ اعلان میں بہت زیادہ ممد ہے۔"

تلخیص الجبیر ص۷۷ پر ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"وان یؤذن علیٰ موضع عال"

"مؤذن بلند مقام پر کھڑا ہو کر اذان دے"

ابوالشیخ نے کتاب الاذان میں ابوبرزہ اسلمی رضؓ کی حدیث میں بیان کیا ہے:

"من السنۃ الاذان فی المنارۃ والاقامۃ فی المسجد"

"سنت طریقہ یہ ہے کہ اذان منارہ میں ہو اور اقامت مسجد میں"

—— اسی کی مثل سنن سعید بن منصور میں ہے —— جبکہ ابوالشیخ کی کتاب الاذان میں ابن عمر رضؓ سے منقول ہے کہ:

"کان ابن ام مکتوم یؤذن فوق البیت"

"ابن ام مکتوم رضؓ گھر کے اوپر (چھت پر) اذان دیا کرتے تھے"

ابن الحاج مالکی نے کتاب المدخل میں اذان کے لیے تین مقامات ذکر کیے ہیں۔ مینار، مسجد کی چھت اور مسجد کا دروازہ —— فرماتے ہیں:

"ومن السنۃ الماضیۃ ان یؤذن المؤذن علی المنار، فان تعذر ذالک فعلیٰ سطح المسجد فان تعذر ذالک فعلیٰ بابہ وکان المنار عند السلف بناء یبنونہ علیٰ سطح المسجد"

"سنتِ ماضیہ یہ ہے کہ مؤذن مینار پر اذان کہے۔ اگر یہ متعذر ہو تو مسجد کی چھت پر۔ اور اگر یہ بھی متعذر ہو تو مسجد کے دروازے پر —— سلف صالحین کے ہاں مینار اس بنا کا نام تھا، جو مسجد کی چھت پر بناتے تھے"

بذل المجہود میں منارہ کی تعریف میں لکھا ہے:

"ثم استعمل فی البناء الذی یبنی فی المسجد للاذان"

کہ "منارہ کا اطلاق اس بناء پر ہوتا ہے، جو مسجد میں اذان کے لیے بنائی جاتی ہے"

مذکورہ تین صورتوں میں سے پہلی دو صورتوں میں اذان مسجد میں ہوگی، البتہ تیسری صورت محتمل ہوگی —— مسجد کی چھت کا حکم مسجد ہی کا حکم ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ترجمۃ الباب میں ہے:

"وصلّی ابوھریرۃ علیٰ ظھر المسجد بصلوٰۃ الامام"

(ملاحظہ ہو، فتح الباری جلد ۲ صـ۲۳)

کہ "حضرت ابوہریرہؓ نے مسجد کی چھت پر امام کے ساتھ نماز پڑھی"

نیز منتقی الاخبار میں بحوالہ ابی داؤد ہے کہ:

"فقام علی المسجد فاذن" (ج ۲ ص ۶۰، مع نیل الاوطار)

یعنی وہ شخص جو خواب میں عبد اللہ بن زید بن عبد ربہؓ کے سامنے آیا، اس نے مسجد میں کھڑے ہو کر اذان دی۔

نیز عبد اللہ بن زید (رضی اللہ عنہ) نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان کے بارے اپنا خواب بیان فرمایا، تو آپؐ نے فرمایا:

"فقم مع بلال فالق علیہ ما رأیت فلیؤذن بہ فانہ اندیٰ منک صوتاً"

یعنی آپ بلالؓ کے ہمراہ کھڑے ہو کر، جو کچھ خواب میں دیکھا ہے بلالؓ کے سامنے دہراتے جائیں تاکہ وہ اذان کہیں، اس لیے کہ ان کی آواز آپ سے بلند ہے۔

راجح مذہب کے مطابق اذان کی مشروعیت کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ اگر مسجد میں اذان منع ہوتی تو آپؐ بیان فرما دیتے۔ اسی طرح غزوۂ حنین سے واپسی پر آپؐ نے حضرت ابو محذورہؓ کو اذان سکھائی تو اس میں بھی یہ وضاحت نہیں فرمائی۔ جبکہ اصول کا قاعدہ ہے:

"تاخیر البیان عن وقت الحاجۃ لا یجوز"

کہ "بوقتِ ضرورت، بیان کو مؤخر کرنا جائز نہیں!"

ہاں اس میں شک نہیں کہ اذان ایسی جگہ کہی جائے، جہاں اذان کا مقصود بھی حاصل ہو، چاہے داخل مسجد ہو یا خارج مسجد! ——— اذان سے مقصود جب اعلان ہے، تو اس کے لیے جگہ کی خصوصیت تلاش کرنا خواہ مخواہ تنگی میں پڑنے والی بات ہے، اذان کسی بھی جگہ کہہ لی جائے، ہاں اس کا مسجد کے متعلقات میں ہونا ضروری ہے، تاکہ لوگ اس طرف آئیں۔ اسی طرح اونچی جگہ بھی اس کے حسب حال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے تاکہ آواز دور دور تک سنائی دے سکے، جیسے کہ مؤذن کا بلند آواز اور خوش آواز ہونا اذان کے حسب حال ہے۔ اگر بذریعہ سپیکر وغیرہ مسجد کے اندر اذان کہنے سے مقصود زیادہ بہتر طریقے سے حاصل ہوتا ہے، تو یہ بھی درست ہے اور اس کی مخالفت کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حج بالخصوص "مواضع" سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ اس میں ہوتا ہی یہ ہے کہ کسی جگہ پر سے گزرنا، کسی جگہ ٹھہرنا، کسی جگہ دوڑنا، کسی جگہ چکر کاٹنا اور کسی جگہ کچھ پڑھنا وغیرہ ——— لیکن اس میں بھی اپنے وطن کو واپسی کے وقت محصّب وغیرہ کے نزول میں جب صحابہ رض کا اختلاف ہے، تو اذان وغیرہ، جسے جگہ سے کوئی خصوصی تعلق نہیں، اس کے بارے یہ سوالات بے معنی ہیں کہ مسجد کے اندر ہو یا باہر، نیچے ہو یا چھت پر، دائیں ہو یا بائیں؟ ——— ورنہ تو بلندی پر یا مینار پر اذان کہنے کی صورت میں یہ سوال بھی اٹھایا جا سکتا ہے کہ یہ بلندی کس قدر ہو؟ مینار کی بلندی کی حد کیا ہونی چاہیے؟ ——— مختصراً اذان کے لیے اس کے متعلقات کا لحاظ رکھنا چاہیے، جس سے اذان کا مقصود زیادہ بہتر طریقے سے حاصل ہو سکے ———

ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب!

- قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دینی ذوق رکھنے والے احباب کے پتے روانہ فرما کر "حرمین" کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں ——— "حرمین" کے دس خریدار مہیا کرنے پر ایک سال کے لیے "حرمین" مفت جاری کیا جائیگا۔
- اہل علم، اہل قلم حضرات سے قلمی تعاون کی اپیل ہے ——— براہ مہربانی مضامین خوشخط، کاغذ کے ایک طرف، باحوالہ تحریر فرمائیں۔
- ایجنسی ہولڈر حضرات اپنے آرڈر جلد بک کروا دیں، ان شاء اللہ معقول کمیشن دیا جائے گا ——— جزاکم اللہ خیراً!

(انعام اللہ ساجد منیجر "حرمین" حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ)
(براستہ علی پور چٹھہ)

© rasailojaraid.com